



انسان کی دس فطری چیزیں

مضمون حدیث

عن عمار بن یاسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان من
الفطرة (ا) والفطرة) المضمضة والا سنشاق وقص الشارب
والسواک و تقليم الاظفار و غسل البراجم و نتف الابط
والا استحداد والا اختتان والا انتضاح۔

ترجمہ

”حضرت عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
دس چیزیں فطرت میں سے ہیں (یا فطرت ان دس چیزوں پر بھی مشتمل ہے): کھلی کرنا،
ناک صاف کرنا، مونچھوں کو کاٹنا، مسواک کرنا، ناخنوں کو کاٹنا، ہاتھوں کی پھٹیوں کو صاف
کرنا، بغل کے بالوں کو اکھاڑنا، زیر ناف بالوں کو صاف کرنا، نکتہ کرنا اور استنجا کرنا۔“

تشریح

فطرت سے مراد وہ حالت ہے جو بنی نوع انسان میں قدرتا پائی جاتی ہے، تمام نبیوں
کے طریق میں جاری رہی ہے اور خود نبیوں نے بھی ان کی تعلیم دی ہے۔ جب کوئی شخص
اپنی فطرت پر قائم ہوگا تو وہ ان دس چیزوں پر ضرور عمل کریگا:
(ا) المضمضہ یعنی کھلی، یعنی منہ میں پانی ڈال کر منہ کو صاف کرنا۔ انسان کھانا کھاتا ہے



یا سو کر اٹھتا ہے تو منہ میں آلائش ہوتی ہے، اس کو صاف کرنے کے لیے کلی کرنا سنت انبیا ہے۔

(۲) الاستنشاہ یعنی ناک جھاڑنا۔ ناک میں پانی ڈال کر اس کو اچھی طرح صاف کرنا بھی فطری امر ہے۔ اگر ناک صاف نہ ہو تو قرآن پاک کی تلاوت یا دیگر عبادات کی ادائیگی کے دوران خلل واقع ہوتا ہے۔ انسان عام گفتگو بھی اچھے طریقے سے نہیں کر سکتا، لہذا ناک کی صفائی بھی ضروری ہے۔ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جب نیند سے بیداری ہو تو ناک میں پانی ڈال کر اس کو خوب جھاڑو۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ رات کو جب سوتے وقت انسانی جسم کے تمام راستے بند ہو جاتے ہیں تو صرف ناک کا راستہ کھلا ہوتا ہے، لہذا شیطان اس میں گھس کر بیٹھ جاتا ہے اور رات بھر انسان کے دماغ میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔ جب بیدار ہو کر آدمی ناک جھاڑتا ہے تو شیطان کا یہ اڈہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ یہ کام بھی نبیوں کی سنت اور فطرت انسانی میں داخل ہے۔

(۳) قصا لسا وب۔ مونچھوں کا کاٹنا بھی سنت انبیا ہے، ان کو کترانا چاہیے۔ دوسری حدیث میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کاٹو۔ لمبی مونچھیں مجوسیوں، یودیوں اور ہندوؤں کی علامت ہیں۔ لہذا مسلمانوں کے لیے حکم ہے کہ ان کو کاٹو۔

(۴) السواک یعنی مسواک کرنا۔ یہ منہ کو پاک کرنے والا عمل ہے، جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ عام نیکی کا اجر تو دس گنا ملتا ہے، تاہم جو عبادت مسواک کرنے کے بعد کی جائے اس کا اجر ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔ مسواک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پائوریا وغیرہ جیسی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے، گویا مسواک مادی لحاظ سے بھی مفید چیز ہے۔

(۵) تقليم الاظفار۔ ناخنوں کا ترشوانا بھی فطری امور میں سے ہے۔ لمبے ناخنوں میں میل پھیل جمع ہو کر بیماریوں کا باعث بن سکتی ہے۔ ہفتہ عشرہ بعد ناخنوں کو ضرور کٹوانا چاہیے۔ تاہم چالیس دن سے زیادہ کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔

(۶) غسل البراجم۔ ہاتھوں کی چٹنوں کو صاف کرنا۔ ان میں بھی بعض اوقات میل پھیل جمع جاتی ہے، لہذا صفائی ضروری ہے کہ یہ بھی سنت انبیا اور فطری امر ہے۔

(۷) نفض الابط۔ یعنی بغلوں کے بالوں کو اکھاڑنا بھی فطرت انسانی میں داخل ہے۔ امام



شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اصل سنت تو یہی ہے لیکن میں اس کو برداشت نہیں کر سکتا؛ لہذا اگر ان بالوں کو اٹھاڑنے میں دقت پیش آتی ہو تو استرے یا پاؤڈر وغیرہ سے صاف کر دینا بھی درست ہے۔

۸) **الا مستحلاً**۔ زیر ناف مستورہ مقالت سے بالوں کو صاف کرنا بھی سنت ہے۔ یہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے ضروری ہے۔ اگرچہ عورتوں کے لیے بھی استرا وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے، تاہم اگر وہ پاؤڈر وغیرہ استعمال کریں تو بہتر ہے۔ دوسری روایت میں حضور علیہ السلام نے زیر ناف بالوں کی صفائی کے لیے چالیس دن کی تحدید فرمائی ہے کہ یہ بال اس عرصہ سے زیادہ دیر تک نہیں رہنے چاہئیں۔ اگر کوئی شخص بلا عذر چالیس دن سے زیادہ عرصہ تک بال صاف نہیں کرتا تو اس کی نماز مکروہ ہوتی ہے۔ البتہ بیمار آدمی یا جس کے اس حصہ میں کوئی تکلیف ہو، وہ مستثنیٰ ہے۔

۹) **الا ختانی**۔ ختنہ کرنا بھی فطری امر اور سنت انبیاء میں سے ہے۔ سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کیا اور آپ کے بعد یہ تمام انبیاء کی سنت ہے اور ہماری امت میں بھی جاری ہے۔

۱۰) **الا نتضاح**۔ استنجا کرنا بھی ضروری ہے۔ عام حالات میں ڈھیلے سے اور اگر نجاست زیادہ ہو تو پانی استعمال کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ یہ تمام امور سارے نبیوں کی سنت میں داخل ہیں، کیونکہ یہ انسان کی فطرت کا حصہ ہیں۔

مولانا مفتی عبدالباقی کی علالت

ورلڈ اسلامک فورم کے سرپرست حضرت مولانا مفتی عبدالباقی صاحب گذشتہ ماہ فالج کا حملہ ہونے کے بعد سے لندن کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں قارئین سے ان کی صحت یابی کے لئے خصوصی دعا کریں

ادارہ